Bazm-i-Akhir.

OR

THE LAST ASSEMBLY.

Containing an account of the Public and Private lives of the last two Moghal Kings of Delhi, their Durbars and Processions, fairs and amusements.

TOGETHER

WITH COPIOUS EXAMPLES ILLUSTRATIVE OF THE LANGUAGE AND PECULIAR IDIOMS USED BY MEMBERS OF THE ROYAL FAMILY, MALE AND FEMALE.

WITH THREE ILLUSTRATIONS.

1.—*Portrait of Bahadur Shah.*

2.—*Durbar (Audience).*

3.—*Sawari (Procession).*

Published at the Armughan-i Delhi Press
DELHI TURKMAN GATE.

PRICE RS. 5 PER COPY.

نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ۔ دستخط خاص شاہزادہ

صاحب موصوف القدر



پانزدہم فروری سنہ ۱۸۸۵ء

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان

شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب

گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

ہمیں نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ میں پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنی حضرت والد مغفور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اس لئے میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک درست ہے۔ مولف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمایش سے اس کتاب کو لکھا۔ اور

بیسویں کی طرح ہوئیں۔ برسی کی فاتحہ میں تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے نہیں رکھے گئے۔ اور نہ وہ طوغیں روشن ہوئیں باقی رسمیں چالیسویں کی طرح ہوئیں پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہیں۔ اُسکے بعد پھر جو ہر سال برسویں دن فاتحہ ہوگی وہ دیسہ کہلاتا ہے۔ بزرگوں اور بادشاہوں کے دیسے کو عرس کہتے ہیں +

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنت کہ کتاب نایاب و مرقعہ لاجواب یادگار خاندان تیموری بساعت سعید و آوان حمید مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ اندرون حویلی مظفر خاں منشی آغا مرزا منیجر مطبع کے اہتمام سے چھپکر درمیان ۱۸۸۵ء مقبول خاص و عام ہوئی

خبر مشہور نہیں کرتے تھے - یہ کہدیتے تھے کہ آج کسی کا کپتا لُنڈھ گیا -
نہلا دُھلا کفنا کر چُپ چپاتے قلعہ کے طلاقی دروازے سے اُسکا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے - نوبت نقارے اُلٹے اور
کڑاھیاں چولھوں پر سے اُتار دیتے تھے - سب رسمیں خوشی
کی موقوف ہو جاتی تھیں - دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے
ہی شادیانے بجنے لگے - سلامی کی توپیں چلنے لگیں - بعضے
یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے
رکھتے تھے - دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے مُنہ پر پاؤں
رکھکر تخت پر بیٹھتا تھا - اکبر شاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی
تھی ؀

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو! نالکی میں جنازے کا صندوق ہے - سر سے پاؤں تک
تمامی نالکی پر لپٹی ہوئی ہے - بیٹے پوتے - امیر امراء نالکی کے ساتھ
ساتھ مُنہ پر رومال رکھے - آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے
کس غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں - دیکھنے والوں
کے دل بھر آتے ہیں - کلیجے مُنہ کو آتے ہیں - آگے آگے خاصے

رات بھر ناچ رنگ کی محفلیں ہوئیں۔ ڈھولک ستار طنبورہ۔ طبلہ۔
کھڑکتار ہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلّے۔ انگوٹھیاں۔ اکّے۔ نونگے
پوتھوں کے لچھے۔ موتیوں کے ہار اور کنٹھیاں۔ شیشوں کے ہار۔ اور
لال سبز زرد اُودے۔ پچرنگے۔ سوت کے ڈورے۔ پنکھیاں
پراٹھے پنیر کھویا۔ یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا۔
شام تک سب میلہ بھرتی ہوگیا بادشاہ ساری برسات یہیں گزاریںگے
سیر و شکار۔ کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہیں گے دیکھو!
جو بیگماتیں سیر میں نہیں آئیں اُنہوں نے اپنے چھوٹوں کو قلاقند
مرتی پاک لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے مُنہ بند کرکے چیٹھیاں لگا اور
بٹووں میں اشرفیاں روپے ڈال۔ چوبداروں اور خواصوں کے
ساتھ بھینگیوں میں بھیجیں۔ سب نے پانچ پانچ چار چار دو دو روپے
چوبدار اور خواصوں کو انعام کے دیے۔ اور اُنکے لیے سوغاتیں یہاں
سے بھیجیں۔ لو صاحب پھولوالوں کی سیر ہوچکی ۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُسکے مرنے کی

چونڑی کرن رنگاوٹ - پھر ساون آپہونچی - نفیری بین لگاتے -
گھنگھرو چھنکاتے رہے رستے چلے آتے ہیں - پیچھے شاہزادے ہاتھیوں
سوار - آگے سپاہیوں کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی
میں جھار بیٹھے مورچھل کرتے ہوئے نقیب چوبدار پکارتے ہوئے -
حضور عالم پناہ سلامت چلے آتے ہیں - انکے پیچھے اور امیر امراء کے
ہاتھی چلے آتے ہیں - دیکھو رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے - آدمی
آدمی پر گرا پڑتا ہے - کیسے اچھے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہیں
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ نفیری کی دھیمی
دھیمی آواز گونج رہی ہے - وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں
کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے - اس دھوم دھام سے شام کو
بادشاہی محلوں کے نیچے پہنچے آئے - شاہزادے ہاتھی پر سے اتر کے اپنے
گھوڑوں پر آبیٹھے - اور سب پیدل ہوگئے حضور جھروکوں میں آبیٹھے
ہیں - اب نفیری والوں کی سیر دیکھو کیسی تان توڑ توڑ کر نفیری
بجا رہے ہیں - خوجے اوپر سے چپا چپن انکی جھولیوں میں روپے پھینک
رہے ہیں - انعام لیکر سب رخصت ہوئے - پنکھے درگاہ میں جاکر چڑھائے

کنکر چن چن محل بنایا مورکھ کہے گھر میرا رے - ناگھر تیرا ناگھر میرا
بیوقوف
چڑیوں رین بسیرا رے - رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا نہیں
پاویگا - باٹی اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے - ماٹی کا کلبوت
مٹی قالب
بنا اس میں کلب سمایا رے - رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا پھر نہیں
قلب
پاویگا + کہیں حسینی برہمن چادر بچھائے کھڑے کہہ رہے ہیں -
بزرگ و برتر
عزیز و حقتعالے کبریا ہے ✦ شرف جس نے پیمبر کو دیا ہے
لو اب تیسرا پہر ہوا - ادھر شاہزادوں کی سواری - ادھر نکھیے کی
تیاری ہونے لگی - شہر کے رئیس ورامیر غریب اچھے اچھے رنگ برنگ
کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج نرالی انوٹ انوکھی وضع سے اپنے
انداز نئی وضع
اپنے کمروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں چبوتروں پر ہو بیٹھے -
الیلو وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزوں کے نکھیے نفیری بجتی ہوئی
امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھیرتے ٹھیرتے انعام لیتے لواتے -
چلے آتے ہیں - اہا ہا! دیکھنا! وہ پھول والوں کے نکھیے کس دھوم سے
آئے - کیا بہار کے نکھیے ہیں - آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ہزاروں
چھوٹتے نفیری والے کس مزے سے - سہرا گیا گیا ہے بدیس - سو ہے

کیلا ہے مصری کا۔ بھٹے ہیں ہری ڈال والے۔ سنگھاڑے ہیں تلاؤ کے ہرے دُودیا۔ چاٹ ہے نیبو کے رس کی۔ دہی بڑے ہیں مصالحہ
یعنی کچالو ۱۲
سقّے کھڑے کٹورے بجا رہے ہیں۔ کیا بَرف کی کھرچن ہے۔ پانچوں
ٹھنڈا پانی ۱۲
کپڑے ہی سرد ہیں۔ کوئی سبیل پکار رہا ہے۔ پیاسوں سبیل ہے مولا کے نام کی۔ کوئی کہتا ہے تیرے پاس ہے تو دیجا نہیں پی جا رُ ہو لے۔ گُلڑ والے حقّہ پلاتے پھرتے ہیں۔ ہیجڑے دکانوں پر چھلاوے ہو رہے تانیں گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ نوٹنکی والے گا رہے ہیں
ہم پردیسی پاؤنے جو رین کیو بسرام۔ بھور بھئے اٹھ جائیں گے بسے
تہارو گام + ہم پردیسی رہے کہہ جایا ہم پردیسی رہے۔ مداری کے
گاؤں
تماشے۔ یہاں چہل بٹے ہو رہے ہیں۔ شُہدے امیروں کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہیں۔ بینوا آزاد جھُمرے رسول شاہی چار ابرو
فقیروں کا فرقہ　فرقہ　فرقہ
کی صفائی کیے ہوئے۔ اپنی اپنی صدا کہہ رہے ہیں۔ کچھ راہِ خدا دیجا جا تیرا بھلا ہوگا۔ بھلا کر بھلا ہوگا۔ سودا کر نفع ہوگا۔ غنیمت جان لے
دے
بابا جو دم اللہ ہی اللہ ہے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ رام رام کر لے پنچھی ۔ یہ کایا نہیں پاویگا۔

کیفیت دیکھو کسی مکان میں اُجلے اُجلے فرش۔ زربفتی مسند تکیے
چاندی کے پلنگ۔ باناتی پردے مہین مہین چلونیں۔ پھولدار گیری
ہنڈیاں دیوارگیریاں آئینے جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں۔
تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے۔ دیگیں کھڑک رہی ہیں بریانی متنجن
قورمہ پک رہا ہے۔ قہقہے چہچہے اُڑ رہے ہیں۔ کہیں خیمے ایک چوبے
دو چوبے۔ بچوبے۔ راوٹیاں کھڑی ہیں۔ آپس میں بیٹھے کھلی ٹھٹے
مذاق کر رہے ہیں۔ ناچ رنگ ہو رہا ہے۔ پراٹھے دودھ پھینیاں
اُڑ رہی ہیں۔ کہیں پوری کچوری لڈو برفی کی چکھوتیاں ہو رہی
ہیں۔ کوئی دہی بڑوں کے چٹخارے لے رہا ہے۔ کوئی بیچارہ بیٹھا
تندور کی آس تک رہا ہے۔ کوئی جھرنے میں دھما دھم کود رہا ہے
کوئی پھسلنے پتھر پر پھسل رہا ہے کہیں پہلوانوں کے کمالے ہو رہے
ہیں۔ کوئی اُمریتوں میں جھولے پر کھڑا پینگ چڑھا رہا ہے۔ کوئی
تالاب میں تیر رہا ہے۔ سودے والے آوازیں لگا رہے ہیں۔ کالی
ہی بھونرالی جامنیں ہیں نون والی ہی لے نمکین۔ نون کے
تباشے لو! پان والا ہی لے لڈو ہے! جھرنے کا بتاشا ہی گو رہے!

کچھ چھینک چھنکا سواری کے ساتھ ہو لیں۔ نوکریں چاکریں گٹھری گٹھری سیفتے سنبھال پیچھے پلو پیو کرتی دوڑیں۔ لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا۔ اور اسی سیر تماشے میں گزریگا۔ تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والوں نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے آنکھوں پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا تاریخ ٹھیر گئی شہر میں نفیری بج گئی۔ جھرنے کا زنانہ موقوف ہوا دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جنکے مکان تھے وہ تو اپنے مکانوں میں آ ڈٹے اور مقدور والوں نے سو سو دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لیے کرایہ کو لے لیے۔ غریب غربا کو جہاں جائے ملگئی وہیں بیچارے آ اتر پڑے بعضے فاقہ مست لنگوٹی میں مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیاں گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل میں مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا ورگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو جنپت بنے۔ لو صاحب یہی ہوا کہ گم شہیدوں میں مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر غریب دکاندار ہزاری بزاری جمع ہو گئے۔ شہر سُن سان ہو گیا۔ میاں کی

اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلیں۔ وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ۔
اپنے حواسوں پر سے صدقہ دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہیں کسی کا
ہاتھ مُنہ تڑواؤگی۔ آنا دوا سمجھانے لگیں۔ واری کہیں بیویاں
بادشاہزادیاں بھی پتھروں پر سے پھسلتی ہیں۔ لونڈیوں باندیوں
کو پھسلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی مَیں تمہارے بھلاسٹروں میں
نہیں آتی۔ تم یُوں ہی بھڑ دلالے کیا کرتی ہو۔ نہیں نہیں ہم تو
آپ ہی پھسلیں گے۔ اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو مَیں حضور سے
جا کر عرض کرتی ہوں۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھیں
وہ جھوم جھوم بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا مینھ کی چھم چھم پانی کا
شور ہوا کی سائیں سائیں کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی
جھنگار گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑوں پر سبزہ
لہلہا رہا ہے۔ رنگین کیڑوں سے لالہ نافرمان کھل رہا ہے۔ ینھ
رنگ کٹ کٹ کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنیں
پٹاپٹ گر رہی ہیں۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں۔ لو شام
ہوئی۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ الیو وبے

بیکر تالاب اور جھرنہ اور امریوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہو گیا
جا بجا سراپنچے کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجوں کے پہرے لگ گئے۔ کیا مقدور
غیر مرد کے نام کا پتہ بھی کہیں دکھائی دیجاوے۔ محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے
بادشاہ ہوادار میں اور ملکہ زمانی تامجھام میں اور سب ساتھ
سواری کے جھرنے پر آئے۔ بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے
اور سب ادھر اُدھر سیر کرنے لگیں۔ کڑاہیاں چڑھ گئیں۔ پکوان ہونے
لگے۔ امریوں میں جھولے پڑ گئے۔ سودے والیاں آ بیٹھیں۔ دیکھو
کوئی حوض اور نہر کی پٹریوں پر ٹلک ٹلک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑاؤں میں
پہنے کھٹ کھٹ کرتی ہے۔ کوئی آپس میں ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی
آتی ہے کوئی امریوں میں جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو
رے امریاں۔ باگ اندھیری تال کنارے۔ مورلا جھنگارے بادر کارے
برسن لاگیں بوندیں پھنیاں پھنیاں۔ جھولا کن ڈالو رے امریاں
سب سکھی مل گئیں بھول بھلیاں۔ جھولی بھولی ڈولیں شوق
رنگ سیاں۔ جھولا کن ڈالو رے امریاں ۞ ایلو ایک کھڑی ایک ایک کو
ہلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ اے بی دشمن۔ اے بی جان من

تو رہے داریں تصرف میں سب کارخانے والیاں نوکریں چاکریں
عزت دار
لونڈیاں باندیاں ہیں۔ خوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہیں
خمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہیں
اللہ خیریں ہی خیریں رہینگی۔ تیرے من کی مرادیں پائیں گی ملیں گی
تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے۔ تیرے ٹہوے میں پیسہ دھرا ہے دھر آئے
تجھے مولیٰ نوازے دیجا دیجا۔ دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے
چڑھی بڑھی بیگمائیں اور شاہزادے نالکی اور عماریوں میں ساتھ
ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی سب جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی اتار قلعہ کو رخصت
ہوا۔ چھڑی سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑوں کی بگھی
میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے۔ دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما
بنگلہ۔ آگے چھجہ۔ اُن پر سنہری کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال
بانات کی کرتیاں پھندنے دار گردان ٹوپیاں۔ کلابتون کام کی پہنے
ہوئے۔ گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی
سوار پیچھے سواروں کا رسالہ۔ آبدار پمنڈ لیے۔ چوبدار عصا لیے گھوڑا
سوا بگھی کے ساتھ ساتھ اُڑائے جاتے ہیں۔ ایلو۔ بادشاہی محل سے

بڑی دھوم سے چڑھاؤنگی۔ جب مرزا جہانگیر چھوٹکر آئے تو انکی
والدہ نے اپنی منّت پوری کی۔ غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور
چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی
بناکر لٹکا دیا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا
کھانا دانا فقیروں کو لٹایا۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے
قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ
ہوگیا۔ اکبر شاہ بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا۔ ہر برس ساون کے
مہینے میں مقرر کردیا۔ دو سو روپیے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ دیکھو مہینوں
پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے
جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے ہیں۔ فراش۔ سپاہی
اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے۔ دیوان خاص
بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ۔ فرش فروش۔ چلون۔ پردے لگا آراستہ
کیا۔ ایک دن پہلے محل کا تانتا روانہ ہوا۔ خاصگی رتھوں میں
سواریاں

ننھے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔کہیں بین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے۔رات اسی سیر و تماشے میں گزری۔صبح کو سب اپنے اپنے گھر گئے۔لو میلہ ہو چکا ؛

پھول والوں کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤں ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں مزار ہے۔ اس سبب سے یہ گاؤں خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور ہے بادشاہوں کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہاں موجود ہیں اور امیروں نے بھی سیر کے واسطے یہاں مکان بنائے ہیں۔برسات میں یہاں عجب کیفیت ہوتی ہے۔اکبرشاہ بادشاہ ثانی کو یہاں کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔اس سبب سے برسات کے موسم میں یہاں آکر رہتے تھے۔جس زمانے میں مرزا جہانگیر اکبرشاہ کے چاہیتے بیٹے نظربند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُنکی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئیں گے تو ۔ ت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولوں کا چھپر کھٹ اور غلاف

بیگماتیں- نوکریں چاکریں لونڈیاں باندیاں شہر کی عورتیں
پیچھے ساتھ ساتھ چلیں- اسوقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی
پھوار پڑتی ہے- کبھی پھُٹیاں پھُٹیاں برسنے لگتا ہے- آسمان پر
کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے- زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طرح
اُمنڈ رہی ہے- ادھر بادل کی گرج بجلی کی چمک ادھر گوٹے
کی جھمک- جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکا چوندی آتی ہے
نفیری کی آواز قہر ڈھاتی ہے- محل میں گلیوں میں عورتوں کے
غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں- کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے
غول کے غول ۱۲
ہیں- کہیں تل دھرنے کو جا نہیں- تھالی پھیکو تو سر ہی پر گرے
جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو- ایک چھت پر پٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں
اس تجمل اور کرّوفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ
میں آئے- روشنی کی تیاری ہوئی- حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیوں پر
دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھروں میں لال کنول- اُن میں دو غدیجے
روشن ہوئے- چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی- فواروں میں
روشنی جیسے جھلاوے حوض میں پھر رہے ہیں- درختوں میں
جھوٹی کشتیاں ۱۲

باغ سے پنکھا اُٹھا۔ دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا۔ نیچے سچے موتیوں کی جھالر۔ اُس میں سچے آویزے۔ اُوپر سونے کا مور۔ اُسکے پیٹ میں گلاب کیوڑا بھرا ہوا۔ پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو معطّر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں۔ نفیری بجتی ہوئی۔ ہزارے چھوٹتے ہوئے۔ سپاہیوں کے تُمن باجا بجاتے ہوئے۔ پیچھے سلاطین اور امیر اُمرا، ہاتھیوں پر سوار۔ دوطرفہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ۔ اِس دھوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا۔ سب لوگ باہر ٹھیر گئے۔ سلاطین پنکھا لیکر اندر آئے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی توپیں ننّھے ننّھے گولنداز دھنا دھن چھوڑنے لگے پیپہرہ پلٹنیں سلامی اُتار آگے ہوئیں۔ اُنکے پیچھے تاشے باجے۔ روشن چوکی والیاں۔ تاشہ ڈھول جھانج طبلہ نفیری بجاتی چلیں۔ انکے پیچھے سلاطین پنکھا لیے ہوئے۔ پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں سوار۔ خوجے مورچھل کرتے۔ حبشنیاں ترکنیاں قلماقنیاں اُردابیگنیاں ہٹو بچو کرتی۔ جسولنیاں خبرداری پکارتی۔ شاہزادے تخت کا پایہ پکڑے۔ شاہزادیاں سلاطینوں کی

پکڑا۔ وہ چھپ بیٹھ گئی۔ چور کو کہنے لگی ہٹو بھئی یہ کیا سہی ہے گاڑی بھر
رستہ دو۔ چور نے رستہ دیا۔ اور یہ نکل نکل کے بھاگیں۔ چور آگے پیچھے
دوڑی۔ کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا۔ اور کہا دائی دائی تیرے ساتوں
بھائی۔ دوڑنے میں کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی۔ یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا۔ یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی۔ تو اب یہ چور
اور جو سات دفعہ چور بنی اُس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے
سے باندھا۔ آدھا دوپٹا ہاتھ میں پکڑے سارے میں لیے کہتی پھرتی
ہیں۔ ہاریں ساتوں لینڈ بہاریں۔ جب اُس نے تھک کر ناچار اقرار
کیا۔ ہاں بھئی بہاری۔ جب اُسکی ٹانگ کھولی۔ سات دن تک اسی
طرح روز نئے سج دھج۔ انوکھے کھیل۔ نرالی باتیں ہوتی رہیں آٹھویں
جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی۔ وہ بھاری بھاری تلوان نئی نئی
ٹکلن کے لال لال جوڑے۔ سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیوں کے
گہنے پہنے۔ نک سے سُک بناؤ سنگار کیے سارے شہر کی عورتیں
اُمنڈ آئیں۔ باغ گوناگوں ہو گیا۔ دیکھنے والے اش اش کرتے ہیں۔
طوطیاں ہاتھ لیپارتی ہیں۔ لو اب چار گھڑی دن باقی رہا۔ چاندنی چو

حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر بیٹھیں چاندنی منا رہی ہیں۔ نواڑوں میں بیٹھی حوض میں بچھر رہی ہیں۔ سفید سفید پھولوں کے کنٹھے گلے میں۔ کانوں میں پھولوں کی بالیاں۔ لال لال کپڑوں پر عجب بہار دکھا رہی ہیں۔ کہیں ڈھولکی بج رہی ہے۔ گانا ہورہا ہے کہیں دس گھرا بیبی قصے کہانیاں پہیلیاں کمریاں ہو رہی ہیں۔ دس میں ملکر کھڑی ہوگئیں۔ آؤ بھئی آنکھ مچولی کھیلیں قطار باندھ کے۔ ایک نے سامنے کھڑے ہوکر کہنا شروع کیا۔ اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ مائی جی کا تھان کھیلے چوغان ہرا ہر بس یہ نو یہ دس جسکے نام پر دس آتا گیا اُسکو نکالتی گئی۔ اخیر میں جس کے نام پر دس آیا۔ وہ چور بنی۔ ایک بڑی بوڑھی کو بیچ میں دائی بناکر بٹھادیا۔ دائی نے چور کی آنکھیں بھیچیں اور سب نے کہا تمہاری گود میں کیا چور نے کہا مٹر۔ اُنہوں نے کہا تمہاری آنکھیں چٹر پٹر ہوویں جو تم آنکھیں کھولو۔ یہ کہکر کونوں کھتروں میں جا چھپیں ایک نے آواز دی۔ چور چھوٹے دائی کی بالا ٹوٹے۔ دائی نے چور کی آنکھیں کھولدیں چور ہکا بکا اِدھر اُدھر دیکھتی پھرتی ہے۔ ڈھونڈ بھال کے ایک دمکو

وہیں روڑے سے اُچھلے۔ انہیں بی دوا سے چوٹ ووٹ کہیں نہیں
لگی۔ تم ناحق اتنے پھیر والے مچاتی ہو۔ کھیل میں شاہ و گدا برابر ہے
دیکھو! درختوں کو بلا کی طرح جاکر لپٹ گئیں۔ پھول پھول پتوں تک
نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویاں جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہیں۔ لونڈیاں
باندیاں اُوپر سے توڑ توڑ کر انکی گودی میں ڈالتی جاتی ہیں۔ کوئی
کہتی ہے اچھی میری دُردانہ دلشاد مجھے وہ زنگترہ توڑ دے۔ کوئی
کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے۔ میں تجھے
ایک روپیہ دونگی۔ ایلو ایک جو آئیں انہیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی
گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لیگئیں۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئیں
لوبی چوروں پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اُتارنے کو اَوروں
کو لُوٹ لیا۔ اب یہ سرخرو چونڈا ایمان بھونڈا سب میں بیٹھکر شیخیاں
بگھارینگی۔ ہم بھی لوٹ لائے۔ میں بھی کوس کوس کے ڈھیر کرونگی
الٰہی چھریاں کٹاون انتی سار زہر مار ہووے۔ لو اب شام
ہوئی۔ دونو وقت ملتے ہیں جھٹ پٹا ہوگیا۔ بس صاحبوں چلو
چاند نے کھیت کیا۔ چاندنی چھٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو۔ دیکھو اب

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائیگی۔ چلو نہیں منتی نہ منو۔ جوتی کی نوک سے
تم روٹھے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے۔ ہم بھی
جلے کو جلائیں گے۔ نون مرچیں لگائیں گے۔ لو اب دو گھڑی دن
باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ جسولنی نے آواز دی۔
خبردار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال
ہی رنگے ہوئے ہماکے پروں کے مورچھل ہیں۔ بیبیوں ملینوں نے
سلامی اتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپیں دغنے لگیں سب حوض پر
آبیٹھیں۔ بادشاہ اپنی جہاں نمائیں آئے۔ سروقد کھڑے ہوکر سب نے
آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا۔ ایلو وہ باغ
لوٹنے کا حکم ہوا۔ اہا ہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ پر میں تمہیں
دوڑیں۔ کوئی تھیبیٹ میں آکر گر پڑی۔ دیکھو! انا دوا کیسی پھیپٹا
بلاتی بلبلاتی دوڑیں۔ جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھا لیا۔ ایک ٹابائی
کا اُس جائے چھڑک دیا۔ الکھوں فضیحتے کھڑی کر رہی ہیں۔ تجھ گرانے
والی کو جہاں اسکی دائی نے ہاتھ دھوئے قربان کروں۔ اسی خرست
[illegible]

ماں کا کلیجہ چیل کا موت - عنقا چیز تھی جو تم ایسی ہلک گئیں چھوٹی
بہن تھی اگر اس نے لے لیا تو کیا ہوا - آؤ میں تمہیں اور منگا دوں گی
اچھی وچھی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے ڈھیے ہجا رکھے
ہیں - اپنا ہو یا پرایا ایک کیسے ڈالتی ہے - کسی عنوان نہیں ہلتی -
ارے کالا کا ! ارے فلاں قلی ! جا ٹوپی بیوی کے لیے یہ چیز لائیو - بیگم
صاحب میں ابھی دیکھکر آیا ہوں کسی کی دکان پر نہیں ہے - ایسا
کیا بازار میں اوپرا پڑ گیا - یہ بھرا ہی رکھا - نادر بخشا - کام چور نوالہ حاضر تو
یہیں سے بیٹھا بھگی بلی بتاتا ہے - تالم ٹولے کرتا ہے - اری یاقوت -
اری زہرہ تو جاکر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لیکر آ - الٰہی یہ موا نماری
کہیں سے یہ موٹے موٹے ٹھینگر موئے کچکونڈر سے اپنے نگلنے اور ٹھونسنے
اٹھا لایا - یہ تم ہی بیٹھکر ٹھونسو - کھانے کو بسم اللہ - کام کو نعوذ باللہ - یہ
ہمارے نمک کا اثر ہے انکی کیا خطا ہے ؟ چلو اجو نہ روٹھو آؤ میں جاؤں
عنقے کو ٹھوک دوں - بہت چوچلے نہ بگھارو - مجھے یہ نکھوڑے نہیں بھاتے
آپس میں بیرا گھیری - کتم کتا نہیں کرتے - ایک توے کی روٹی کیا
چھوٹی کیا موٹی - مجھے تو دونوں آنکھیں برابر ہیں تم کیا جنت میں لیجاؤ گی

گھٹنے سے بیٹھی ہیں۔ ایلوایہ اَور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مسی کی دھڑی
اور سوکھے سوکھے ہاتھوں میں مہندی بھی لگی ہوئی ہے۔ اچھی لال
کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے مگر کمبخت یہ مہندی اور مسی کی دھڑی
جمائے بغیر کیا انکی سرتی نہ تھی۔ دیکھو لونڈیوں پر غصّہ ہو رہا ہے۔
اری گل بہار۔ نو بہار۔ سبزہ بہار۔ چمپا۔ چنبیلی۔ گل چمن۔ نرگس۔
مان کنور۔ انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر اُڑ گئیں؟
ایلو وہ باغ میں کُدکڑے لگاتی پھرتی ہیں۔ سب ڈنڈے مارتی پھرتی
ہیں۔ بھاری علامہ دہر۔ فتّامہ۔ چڑیل۔ مالزادی۔ قحبہ بچی۔ سرمنڈی۔
ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہوئیں۔ ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو
ازار میں ڈالکر پہن لیا۔ کام کاج بردیدہ ہی نہیں نکتا۔ ایک جا بے
پاؤں ہی نہیں ٹکتا۔ جلے پاؤں کی بلّی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں
سارے باغ کے جا لے لیتی پھرتی ہیں۔ میں لہو کے گھونٹ پی کر بیٹھی گھٹ
رہی ہوں۔ کیسے ٹھلے کے سے بل نکالتی ہوں۔ کوئی دن کو یاد کرو
بچوں کو شور رہا ہے۔ بوا تم بھی کیا مین مٹھی ہو۔ ذرا ذرا سی بات
بیبی کیا انوکھی۔ اچھی۔ جانِ آدم۔ نعمت کی

لال جوڑے رنگوائے۔ مارا مار کرکے ان پر مصالحہ ٹکوائے۔ باغ میں
گوٹہ کناری ۱۲
خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے چوگرد لکڑیوں کی باڑیں بندھیں
اُن پر فرش ہوا۔ ایک طرف بادشاہ کی جہاں نما کھڑی ہوئی۔ حوض
خیمہ سرگاہ
میں نوّاڑے[1] چھوٹے۔ دکانیں لگیں۔ مالنیں۔ بھواڑنیں۔ اور
ترکاری میوے۔ گوٹہ کناری۔ کپڑے والیاں قرینے قرینے سے
بیٹھی ہیں۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پھلکیاں تل رہی
ہیں۔ کبابنیں کباب لگا رہی ہیں۔ دہی بڑے والیاں دہی بڑے
بیچتی پھرتی ہیں۔ بساطی اور سادہ کاروں کے لڑکے طرح طرح کا
اسباب اور انگوٹھیاں چھلے لیے بیٹھے ہیں۔ حلوائیوں کے چھوکرے
پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں۔ اہاہا! ذرا بچھرہ پلٹنوں
کو تو دیکھو۔ کیا چھوٹے چھوٹے لڑکے تلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں
پہنے۔ بندوق توسدان لگائے۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم
ملائے چلے آتے ہیں۔ ایلو وہ مٹکناسی توپیں ننھے ننھے گولنداز۔
نیلی وردیاں پہنے۔ توپیں کھینچے لیے آتے ہیں۔ جا بجا بچھرہ
پلٹنوں کے پہرے لگ گئے۔ توپیں الگ ایک جائے کھڑی ہوگئیں

[1] چھوٹی کشتیاں۔ ڈونگے ۱۲

اُنکے بیچ میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں۔ حوض میں پانی کی چادر گرتی ہیں۔ چاروں طرف لال پتھر کی بڑی بڑی چار نہریں ہیں اُن میں پانی جاری ہے۔ نہروں کے گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریاں۔ کیاریوں میں گیندا۔ گل مہندی۔ گل نورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرّہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے۔ موتیا۔ چنبیلی جوہی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔ مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبلیں چہک رہی ہیں۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم شہد کوزہ۔ بتاشہ۔ بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ آمرود۔ جامن۔ رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کمتا۔ میوہ انجیر۔ شہتوت۔ بہدانہ۔ فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب انگور۔ ناشپاتی۔ کمرکھ۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑہل۔ پاکھل۔ گلرونده وغیرہ کے درخت پھل پھولوں میں لدے ہوئے جھوم رہے ہیں مینہ کا جھمکا لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہیں پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہے۔ کویل کوک رہی ہے۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر سے پاؤں تک سب لال جوڑے پہنکر آئیں۔ دیکھو سب نے

گلابی کپڑے۔ گلابی پگڑیاں۔ کندھوں پر بندوقیں۔ گلے میں پرتلے۔ کمر میں تلواریں ہیں۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہیں۔ اوہو! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ میں سے اٹھکر دھوم سے آیا۔ سلاطینوں کی پلٹن سلامی اتار پنکھے کے آگے ہوئی۔ اسکے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیاں چلیں۔ اِنکے پیچھے ہوادار میں بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیاں۔ سلاطینوں کی بیگماتیں تخت کے اِردگرد پنکھے کے ساتھ ساتھ چلیں۔ درگاہ میں جاکے پنکھا چڑھا دیا۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے ؎

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اسکا نام ہے۔ بیچوں بیچ میں ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض میں جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں دو مکان سر سے پاؤں تک سنگ مرمر کے ہیں

وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی۔ جب کچھ نہ ہاتھ آیا کہتی چلی گئی ابھی کچے ہیں کون دانت کھٹے کرے۔ لو اب خیموں میں آکر ناچ رنگ دیکھنے لگیں۔ ناؤں میں بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگیں دریا کے کنارے آپس میں چھینٹم چھانٹا اڑنے لگیں۔ دیکھو کسی کا پاؤں کیچڑ میں پھسل گیا۔ ساری لت پت ہوگئی کوئی دلدل میں پھنس گئی اِپر کیسے قہقہے پڑ رہے ہیں۔ وہ کھسیائی اور رنجی ہو ہو ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ہیں۔ اے بی اکی اے بی ڈکی اچھی ادھر آیو۔ ذرا ہمیں اس کیچڑ میں سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھکر آنا کانی دیتی ہے کوئی کہتی ہے بُوا ٹکی پڑے تمہارے ڈھنگوں پر۔ اچھی کیچڑ میں کیوں جا پھنسیں۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل میں جا کودیں سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے۔ غرض خوب سی برائیاں ٹھٹولیاں مار کر انکو نکالا۔ لو اب نکلنے کا وقت آیا۔ بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤں تک گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہیں دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھلگیا سب الغنیوں کے

میاں جو ذرا دل چلی تھیں جھپ جھپا درختوں پر چڑھ گئیں
توڑ توڑ کر وہیں بکر بکر کھانے لگیں۔ اہا ہا! دیکھنا کوئی تو گد سے
گر پڑی۔ کسی کے کانٹا۔ کسی کے کھڑپنچ لگی۔ بھوں بھوں بیٹھی ر
ہیں۔ وونہی جھلسا گئے اس باغ کو۔ مجھ سر منڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ
مفت میں لہو لہان ہوئی۔ لو باغ لٹ چکا۔ دیکھو! بلیو نارنگی انا
کھٹوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے۔ ہاتھوں میں گنّے لیے خوش
ہوتی کرتی پڑتی چلی آتی ہیں۔ کوئی بیچاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا
خفت کے مارے کترائی کنیائی آنکھ چرائے خفیف خفیف اپنا سا
منہ لیے چلی آتی ہے۔ سب اسکو چھیڑتی بکو بناتی چلی آتی ہیں
بس خفیف۔ دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے۔ لو ہم سے لے لو
تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں۔ لو تمہارا تم ہی کو مبارک رہے
حار میں پڑو۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لیے اپنا منہ ہاتھ کانٹو
ں نچواتی۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں۔ ایسی کیا تم
ں کا کلیجا تھا۔ اہا ہا! سچ کہتی ری خ
بتا و پھر گر کیمو

میں بھی خیمے پڑے۔ زنانے کا حکم ہوا۔ دور دور تک رستی میں پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھنی بھی نہ دکھائی دے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں دکانیں لگائیں جنجری دروازے سے اتر کر شاہزادے اور شاہزادیاں محل۔ نو محلے کے سلاطین اور انکی بیگمات خیموں میں آکر جمع ہو گئیں ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی۔ دیکھنا کہاریاں کیا بے تکان ہوادار کندھوں پر لیے چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے بھنڈا ہاتھ میں لیے اور حبشنیاں ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں۔ وہ جھونی نے آواز دی خبردار ہو۔ ایلو سب کھڑے ہو گئے۔ مجرا کیا۔ بادشاہ جہاں نما میں آکے بیٹھے۔ باغ لوٹنے کا حکم دیا۔ ہا ہا۔ دیکھنا کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل امنڈ کر آیا۔ دم بھر میں سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا۔ کسی نے میوہ کمٹوں کی جھولیاں بھر لیں۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے۔ ایک ایک کو کھڑی کھینچتی ہے۔ اجی بوا آتیو۔ یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو۔ بھلا اس کشمکش اور لوٹم لوٹ میں کون کسی کی سنتا ہے۔ کوئی آموں کے درختوں پر تھپڑیں مار رہی ہے۔ کوئی ہیا تو سروتوں سے میٹھی گنڈے کاٹ رہی ہے۔ لونڈیاں

امیر امرا سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ خاصے والوں نے جھٹ پٹ
دسترخوان بچھا اونٹ اور دنبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمالیں آ من
لگا دیں۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذرا سا کباب آپ
منہ میں ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور مرزا امیروں کو جو حاضر تھے
کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے دیں سب نے مجرا کر کے لیں دربار
برخاست ہوا خیمے میں زنانہ ہو گیا بیگماتیں آئیں۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔
تھوڑی دیر ٹھیر کر سوار ہوئے دیوان خاص اور محل میں آ کے وہی عید کی طرح
دربار کیا۔ نذریں لیں۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہاں بھیجے گئے

سلونو

اس رسم کا ذکر یوں سنا ہے کہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے انکے
وزیر غازی الدین خاں کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک ڈھکوسلا بنا کر عرض
کیا کہ حضور پرانے کوٹلے میں ایک فقیر صاحب کمال آئے ہیں
بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے
دن پرانے کوٹلے میں ایک موقع کا مکان تجویز کر کے دو آدمی خنجر لیکر
وہاں چھپوا کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آ کر عرض کیا

ذی الحجہ کے مہینے کی دسویں تاریخ صبح کو ہاتھی سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ میں
آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتیں عید الفطر میں ہوئی تھیں وہی سب
اِس میں ہوئیں مگر یہ بات اِس میں زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب
کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچوں بیچ میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے
اُس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہیں
اِردگرد بڑے بڑے سراپچے کھچے ہوئے ہیں۔ ایک اُونٹ بانات کی جھول
پڑی ہوئی سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا۔ رسّوں میں جکڑا ہوا فراش
پکڑے کھڑے ہیں۔ دیکھو اب اُونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اُونٹ
کے پاس آئے۔ فراشوں نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اُونٹ کے
بیچ میں تان لی۔ توپ خانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ میں برچھی دی
قاضی نے اُونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر
چونے کے نشان پر اُونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح
کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ لو یہاں ایک دنبا
مہندی میں رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے میں آئے
مسند پر بیٹھے۔ بائیں طرف ولیعہد دائیں طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

عید گاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا۔
سلامی اُتاری توپیں سلامی کی چلنے لگیں۔ دروازے پر سے بادشاہ
ہوادار میں اور ولیعہد نالکی میں اور سب پیدل عید گاہ کے اندر آئے
چبوترے پر سے اُتر کر خیمے میں اپنے مصلّوں پر کھڑے ہو گئے۔ تکبیر
ہوئی۔ سب نمازیوں نے صفیں درست کیں۔ امام جی کے ساتھ سب نے
نیّت باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ
ولیعہد شاہزادے اپنے مصلّوں پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا
قورخانے [illegible] نے امام جی کے گلے میں کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی
امام جی نے [illegible]ے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ کر خطبہ پڑھا جب
بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا
مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ [illegible]
میں سوار ہوئے۔ دیوانِ خاص میں آئے تختِ طاؤس پر بیٹھ کر دربار
کیا۔ نذریں لیں۔ پھولوں کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے۔ محل میں
داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی نذریں لیں خاصہ کھایا سکھ کیا

عیدالاضحیٰ

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اور بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر بیٹھیں تو ہیں عید کے چاند کی دھنا دھن چلیں۔ مبارک سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہیں تو پھر تیسویں کو یہ رسمیں ہوئیں

عید الفطر

رات کو توہیں ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان بچھا۔ سویاں دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے تخشکا کھڑی مسور کی دال اس پر لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کُلی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترلی بولی۔ سب خواص قاعدے سے کھڑا ہوگیا۔ فوجدار خاں نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہاروں نے ہوادار ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے۔ دیوان عام میں سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپوں کی اکیس آوازیں ہوئیں تلا... پر پلٹنوں نے سلامی اتاری۔ اکیس توپیں چلیں

ہاتھی کے برابر لگا دیا - بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد میں
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار میں سے اُترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر اُمراء ادب
قاعدے سے اندر آئے - دیکھو! امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلّے (جانماز) - بائیں
طرف ولیعہد کا - دائیں طرف اور شاہزادوں کے مُصلّے لگے ہوئے
ہیں - بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے مُصلّوں پر آکر بیٹھے
امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا - امام جی منبر پر کھڑے ہوئے - توشہ خانے کے
داروغہ (سلح خانہ) نے تلوار امام جی کے گلے میں ڈالی - قبضہ پہ ہاتھ رکھکر امام جی
نے خطبہ پڑھنا شروع کیا جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہوں کے
نام لے چکے - جبوقت بادشاہِ وقت کا نام آیا توشے خانے کے داروغہ کو حکم ہوا
اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا - تکبیر پر تکبیر ہوئی - امام نے نیت باندھی
سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی - دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیرا - دعا
مانگی - سنّتیں پڑھکر بادشاہ آثار شریف میں آئے - زیارت کی - پھر
سوار ہو کر قلعہ میں آئے - اُنتیسویں (۲۹) تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی
خبر کو روانہ ہوئے - دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پہ لگی ہوئی ہیں

حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ الو وہ سورج غروب ہو گیا۔ مشرق سے سیاہی اٹھی۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزے کی توپ چلی۔ دعائیں۔ آذانیں ہونے لگیں اُسوقت کی خوشی دیکھیہ۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئیں پہلے ذرا سے آب زمزم یا کے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھیر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے بیچوں سے شربت پیا۔ کسی نے پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی مُنہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھیر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں کھائیں سارا رمضان اسی چہل پہل میں گزر گیا ÷

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادا

دیکھو ان پر کیا قہقہے اڑ رہے ہیں۔ پتیلوں لوہے کے چولہے گر
ہیں۔ پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی بھاؤن کی چیزیں آپ
پکا رہی ہیں۔ دیکھو پتّی۔ نونیے۔ بیتھی کا ساگ ہے۔ کہیں ہری
مرچیں۔ موتیا کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں۔ بینگن کا
دلمہ کھٹی کی تلاچی۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال ہے
کہیں بڑے۔ پھلکیاں۔ پوریاں۔ شامی کباب تلے جاتے ہیں
کہیں سیخوں کے کباب حسینی کباب تیکوں کے کباب۔ نان اور
کے ٹکڑے گاجر کا پتّھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں۔ روزے
بہلا رہی ہیں۔ ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی۔ دیکھو اُس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کا چور۔ ہاتھ میں بڑا
منہ میں کیڑا۔ کوئی کہتی ہے۔ روزے خوروں پہ کیا تباہی ہے۔
ٹوٹی جوتی پھٹی رزائی ہے۔ آخر یہاں تک اسکا ناک میں دم کیا
کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔ ایلو وہ کسی کا روزہ اچھلا۔ ہیں
اے بی یہ کیا ہوا؟ کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ
ہی سارے برتن توڑ پھوڑ۔ پکتی ہنڈیاں چولہے پر سے پھینک کھینک

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر
نقار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا۔ سحری
کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان بچھنا شروع
ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔ حقہ نوش فرمایا
لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ چلی۔ کُلی کی۔ آب حیات
پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا۔ روزے کی نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز
پڑھی۔ درگاہ میں جا کے سلام کرو۔ باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری
پھر کر آئی۔ محل میں لوگوں کی کچھ عرض و معروض سُنی۔ دوپہر کو شکر
کیا۔ تیسرا پہر ہوا۔ محل میں تپنا۔ ور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھا ایک
سُنہری کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پُشت پر سُنہری پھول پتّے کٹے
ہوئے۔ مخمل کا گدّا نرم نرم اس پر بچھا ہوا تندور کے سامنے لگی ہوئی
ہے۔ بیگماتیں حرمیں شاہزادیاں اپنے ہاتھ سے بیسنی۔ روغنی۔
میٹھی روٹیاں سکھیّے۔ تندور میں لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے سیر
دیکھ رہے ہیں۔ کسی کی روٹی اچھی لال لال اُتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے
کسی کی جل گئی۔ کسی کی تندور میں گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی۔

رمضان

دیکھو! دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے۔ ابر بدلی کے
سبب سے جو انتیسویں کو یہاں چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہیں کسی گاؤں
قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آ گیا تو سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس
یا کسی معتبر آدمیوں کی گواہی لکھوا۔ مار مار کر کے حضور میں آئے۔ چاند
کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالموں سے فتویٰ لیکر توپوں کا حکم دیا۔ گیارہ
توپیں رمضان کے چاند کی چلیں جو انتیسویں کو کہیں چاند نہ دکھائی دیا
تو تیسویں کی شام کو توپیں چلیں۔ سب بیگماتیں حرمیں شہرتیں ناموسیں
چیجی والیاں گائنیں شاہزادے شاہزادیاں مبارکباد کو آئیں
[حرم] [حرم] [گانے والیاں ۱۲]
تاشے باجے روشن چوکی نوبت خانے والیاں مبارکباد بجانے لگیں
دیکھو بادشاہ کے ہاں سے پنیر کی چکتیاں۔ مصری کے کوزے سب کو
تقسیم ہوئے۔ لو وہ گھڑی رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص
میں نماز کی تیاری ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات اجماعت تیار
ہے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف
کا تراویحوں میں سنا۔ پھر بیٹھک میں آئے۔ کچھ بات چیت کی پھنڈا

قابیں آئیں۔ اگرسوز میں لوبان روشن ہوا۔ حضرت محمد صلعم۔ حضرت امیرحمزہؓ حضرت فاطمہؓ بڑے بڑے بابر بادشاہ اوت اور سب اپنے مردوں کی جدا جدا قابوں شیرمالوں پانی کے آبخوروں پر۔ اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودھ کے آبخوروں پر نیاز ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا بیوی رنوں کو۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُنکی اولاد کو۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادوں اور شاہزادیوں کو تقسیم ہوئی۔ دیکھو! رات کو بیٹوں کے ہاتھی جھوڈل بھرے ہوئے مٹی کے۔ اُنکی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے۔ بیٹیوں کی ہنڑیاں بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئیں اوپر چراغ بنے ہوئے۔ روشن ہوئیں سب نے مُبارکباد دی۔ تاشے باجے۔ نوبت خانے۔ روشن چوکی والیاں باجا بجانے لگیں۔ بڑی خوشی ہوئی۔ آتشبازی چھٹنے لگی۔ لو اب بادشاہ امام باڑے میں آئے۔ دیکھو! اپنے ہاتھ سے روشنی کی۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی۔ ایک چمچے میں لیکر پہلے ذرا سی آپ چکھی۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ مجرا کر کے سب نے لے لیا۔ اپنی بیٹھک میں آئے۔ کھانا کھایا۔ آرام کیا ؀

دسترخوان بچھایا اُس پر روٹیاں رکھیں۔ کوری بدھنیوں میں پانی بھر کر اور جوڑا تسبیح مسواک جانماز کنگھی جوتی کشتی میں لگا کے سامنے رکھا۔ اگر سوز میں لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیاں اور جوڑا اور چوتھائی روٹیاں مسجدوں میں بھیجدیں۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئیں۔ اسکو تبارک کہتے ہیں۔ اسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہیں۔ دیکھو! بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے۔ پلاؤ زردہ کھیر اُن میں بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیے ٭

شب برات

اِس مہینے کی چودھویں تاریخ شاہزادوں کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیاں لکھ لکھکر لائے۔ شاہزادوں کو دیں۔ عیدی

آمد شب برات جہاں پر چراغ شد	بازار از شگفتن و صحن باغ شد
انار و پھلجڑی و ہوائی و ماہتاب	گلہائے بوستان ہمیں داغ داغ شد

اُستادوں کی عیدی کے اشرفی روپے ملے مکتبوں میں چھٹی ہوئی دیکھو! اب کوری کوری ٹھلیاں آبخورے آئے۔ ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیرمالیں اور میٹھے کی رکابیاں۔

تاشی کے بھرپرے کا چڑھایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری سے میدانی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے ہیں ان کے گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں۔ الیو! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے۔ کنبے والوں نے دھوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیوں میں لگا کر انکو بھیجے۔ اسکو چاب کہتے ہیں۔ تیل ماش اور سکے تصدق کو نمائیوں کے کونڈے کپڑوں کے جوڑے خوانوں اور کشتیوں میں لگا کر۔ انہوں نے وہاں کی سوغاتیں درگاہ کا صندل۔ صندل کی لکھیاں۔ کنگھے۔ تسبیحاں۔ تھولی۔ جاندلیاں سے پو کے چادرے۔ انکو جہے روال میندھاران۔ کلیاں۔ تیلیں۔ کوڑی عطر سب کو دیا ؛

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مُردوں کی تبارک ہوتی ہے دیکھو! الگ کھانڈا اور میدے کی میٹھی روٹیاں اور سونٹ اور خشخاش انکا کے بندوں سے پکوائیں۔ سورہ تبارک جو قرآن شریف میں ہے۔ چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک شستہ سی ہوگی ؛

نیچے مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی ہوئیں۔ دیکھو! شام کو چھیلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لیے دیوان خاص میں آئے بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدوں کے خوان آئے۔ چھیلب دار ڈھولوں کی بدّھی مدار صاحب کی سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ سب کو بٹ گیا۔ بدّھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو! کیا لمبا اُہکار الٰہی آیا۔ زرکری تاش کا پھریرا ہے اور یہ چاندی کی کھوڑیہی ہے۔ چھیلب دار کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ میں چڑھے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودھویں[۱۴] تاریخ سے قطب صاحب میں دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دھوم سے عرس ہوتا ہے یہاں سے اکھٹے ہوکر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اُسکو میدنی کہتے ہیں۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا صبح کو سولھویں[۱۶] تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان

عماری میں آپ بیٹھے ہیں۔ خواصی میں مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سواروں کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھادیا۔ سب جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی اتاری۔ کہاروں نے نالکی لگادی۔ نالکی میں سوار ہوکر اندر آئے۔ دو خواص مورچھل لیکر ادھر آدھر آگئے۔ اور سب اِزدگرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑھو صاحب کرتے چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کر اوپر آئے۔ یہاں پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا سپاہیوں کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چمپت ہوئے۔ اب دیکھو! پتوں اور چھلکوں کے ڈھیر۔ مکھیوں کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تمی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائیں سائیں کرتا ہے۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب سترھوئیں ہو چکی ؛

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہیں۔ پہلی تاریخ ہوئی نالکیہ

فالودہ۔ پن بھتا۔ تخم ریحان اولے گلاب پاش کٹورے۔ چمچے
لئے بیٹھے ہیں۔ لو! دوپہر ہوئی۔ اب میلہ ہمایوں کے مقبرے میں
آیا۔ دیکھو تو کوئی بھول بھلیوں میں بھولا بھولا کیسا ہکا بکا پھر
رہا ہے۔ کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف
پتنگ بازی ہو رہی ہے۔ لگا گل چڑا دوپلکا دوپیا گل دمہ
کانڑا۔ کنکوا اُڑ رہا ہے۔ گل پھری لل دمی کلیجہ جلی دوباز
پریوں دار الفن تکلیں بڑھ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کی ڈھیری
پکار رہا ہے۔ جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اس کی ڈھیری ہے۔ لو پیچ
لڑ گئے۔ ڈھیلیں چلنے لگیں۔ وہ کسی کا کٹ گیا۔ آہا!!! کیا غل مچایا ہے
وہ کاٹا۔ جس بیچارے کا کٹ گیا۔ اس کا منہ تو کیا فق فق ہو رہا
ہے۔ کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا کسی کا کنیانے لگا کسی کا چکر آرہا ہے
کسی کی دال جوتی ہو گئی کوئی کھچم کر رہا ہے کوئی دھمکیاں دے رہا
ہے لو کنکوے بازی ہو چکی۔ اہاہا!!! دیکھنا۔ وہ کسی شاہزادے
کی سواری آئی۔ آگے آگے سپاہیوں کے ٹمن ہیں باجا بجتا
آتا ہے۔ نقیب چوبدار پکارتے آتے ہیں۔ صاحب عالم پناہ سلامت

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھینٹے اُنکے سہرے باندھ دیتے ہیں۔ بہت سی خاطر مدارات کرکے اُن سے کہتے ہیں "ہم آپکے دعاگو قدیم ہیں۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف میں دعائیں مانگتے ہیں"۔ اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں۔ اب درگاہ شریف میں لچ ہونے لگا۔ دیکھو! کوئی ناچ دیکھ رہا ہے۔ کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پر بیٹھا نہار رہا ہے۔ کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اُوپر سے کود رہا ہے۔ لوگ باؤلی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں۔ لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہیں۔ سودے والے پکار رہے ہیں۔ "تازی گرما گرم کچوریاں ہیں۔ برفی ہے تازی دودھ کی۔ مکھن ہے ملائی سے میٹھا۔ کوزے ملائی کی برف کے۔ کسیرو ہیں میوے۔ کھٹے فالسے ہیں شربت کو۔ ڈالی ڈالی کا گھما ہی پیوندی ہے۔ سیاہ لچھے ہیں ہاتھوں کے کھلونے ہیں بالے بھولوں کے"۔ کوئی مٹھائی حلوا لیے بیٹھا ہے کوئی کباب لونگچڑے کھلا رہا ہے شیرمال باقرخانی۔ خمیری روٹی نہاری بیچ رہا ہے۔ گنڈیری والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں۔ پنواڑی گلوریاں بنا رہے ہیں۔ کٹورے جھنک رہے ہیں۔ فالودے والے

روشن کی۔ پھر دستر خوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آفتابہ چلنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترھویں

اسی مہینے کی سترھویں تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عرس ہوتا ہے۔ دیکھو! رات کو درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخوں کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ میں فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیاں اور بتیس روپے درگاہ میں نذر چڑھائی۔ دو سو روپے عرس کے مصارف کے خادموں کو دیئے۔ ختم میں شامل ہوئے۔ تبرک کی ہنڈیاں اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو! اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ میں نذریں چڑھنے لگیں۔ خادموں کی کوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیاں تاک تاک کے۔ دو دو[2] تبرک کی ہنڈیاں۔ کھیلیں بتاشے شکر پارے ان میں بھرے ہوئے۔ آٹے سے ان کے منہ لیپے ہوئے۔ خادم ان کو دیتے ہیں۔ اور

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دو ...

کھانا پکوانے کو دیے - الو! وہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی - دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادوں کے سر پر ہے - منہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں - درگاہ میں آ کر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھا دی - غلاف قبر پر ڈالا - ختم ہوا - بادشاہ نے محل میں آ کر خاصہ کھایا آرام کیا - صبح کے ختم میں شامل ہو سب نے رخصت پائی

گیارھویں حضرت غوث الاعظمؒ

ربیع الثانی کے مہینے کو میراں جی کہتے ہیں - اس مہینے کی گیارھویں تاریخ ہوئی - دیکھو! دیوان خاص کے صحن میں آتش بازی گڑی - انار پھلجڑی مہتاب جالی جوہی - بت پھول - چھچھوندر چکر گنج پٹاخے چرخیاں ہوائیاں زمینی گولے آسمانی گولے خانک چادر کوٹھی پنکھیاں سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہیں - ایک بانس کی کھپچیوں کا بنگلہ سا بنا ہوا - اوپر پنی - ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہیں دیوان خاص میں رکھی گئی - دسترخوان بچھا - سب طرح کا کھانا چنا گیا - بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی

گانا موقوف ہوا۔ الائچی والوں کے خوان آئے۔ ختم ہوا۔ الائچی دانے
تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے۔ سب لوگ رخصت ہو گئے
اب بارہ دن تک یونہی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائخوں اور
ملنگوں (فقیروں) کو ملیگا۔ بارھویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! محل اور مہتاب باغ
کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔
اُن میں دغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ
محل کی درگاہ میں آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی اٹھی۔ پھر مہتاب باغ کی درگاہ
میں آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہاں بتوں کے
تھوسے پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو! وہ تھوسے کی پیالیاں بٹ رہی ہیں

عُرس

اِسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا
عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی
جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل
پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ
دس روپے کا قبرپوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے

ہ نذر پر لگیں لایے شاہزادوں کو عیدیاں او عیدی دے۔ عیدیوں کے روپے لے۔ رخصت ہوئے ؛

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چہارشنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بینا۔ بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہیں۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل میں فرش فروش ہوا بیچ میں بادشاہ کی مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ دائیں بائیں مشائخ لوگ۔ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ابوا مشائخوں میں کسی کو حالت آئی۔ دیکھو! کیا ٹھنیاں کھا رہا ہے۔ او ہو! وہ تو کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اُسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہیں زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہیں۔ لو حال کھیل چکے۔ ہوش میں آگئے۔ چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے۔

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ اہلو! وہ جامع مسجد سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ تبرکات نالکی میں سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبّہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں۔ حضرت علیؓ کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام حسن حسینؑ کی خاکِ شفا کو آنکھوں سے لگایا۔ پھر حضرت صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا۔ لو اب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں تبرکات کی زیارت کی۔ بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات اُسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی دیکھو! گوٹا بٹ رہا ہے۔ بُن ڈلیاں الائچیاں جوز چھالیا کتر کے بُھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اُس میں ملا کے گوٹا بنایا۔ شیشے اور کاغذ کی پٹیوں اور کارچوبی بٹوؤں اور

درگاہ میں چڑھادیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ الیو! آج بادشاہ حضرت
عباسؑ کے سقے بنے لال کمازوے کی ایک لنگی بندھی ہوئی۔ شربت
کی بھری ہوئی ایک مشک کاندھے پر رکھے ہوئے۔ معصوموں کو شربت
پلا رہے ہیں۔ لو شربت پلا چکے نالبے پر نیاز دی۔ سب کو بٹوادیا۔
آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے
بیچ میں سے پتلے کورے کورے آئے۔ ان کو کوزیاں کہتے ہیں۔ دودھ
اور شربت ان میں بھرا گیا۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں
باندھے۔ تازے تازے ترحلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز
ہوئی۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ
ایک ایک شربت کی کوزی پی۔ حلوا چٹ کر۔ پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر
لیے اچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا
بادشاہ برآمد ہوئے موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی۔ دیوان
خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔
آگے بڑے شیرمال تہ بہ تہ چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ ہرا پودینہ۔ ادرک
پیاز کتری تھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

صبح ہوئے۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھوں میں چاندی سونا لیکر اُچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہے۔ چار گھڑی ان رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیوں کے انڈے نقش دار۔ مشک زعفران پان میں رنگ رنگا۔ دیوانِ خاص میں آئے بادشاہ برآمد ہوئے۔ مسند پر بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہیں۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ میں لیکر نیچے رکھا۔ سارا آنگلیوں میں آسے چھپا لیا فقط اس کا نقش کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے انڈے سے اُسپر چومیں لگانے لگا۔ الہو! دونوں میں سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا جس نے توڑا ہے اُسکے ساتھ والوں نے کیا غل مچایا ہے ؟ "وہ توڑا"۔ بس اب انڈے لڑ چکے بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز ہو چکا۔ اب محرم کی رسمیں دیکھو!

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلیں رکھی گئیں بادشاہ حضرت امام حسن حسین کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے۔ گلے

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لیلیا۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک روز دربار اور خلعت اور نذریں ہونگی اور انعام اکرام سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق ملیں گے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گرد کٹہرا۔ پشت پہ تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں نیچے پایوں میں کیسے خوب صورت پھول پتّے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر کرکری تاش کا تخت پوش پڑا ہوا داہنی طرف ملکہ دوران بادشاہ بیگم اپنی مسند پر سر سے پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ اِنکے برابر اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں۔ بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں ترکنیاں قلماقنیاں اُردابگینیاں جسولنیاں خواجہ سرا لیے جرمیں پکڑے مؤدب کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے

ہوئے۔ وہ آداب گاہ پر آ کے مجرا کیا۔ نقیب پکارا۔ جہاں پناہ بادشاہ
سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا
کرکے بادشاہ کو جاکر نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لیکر نذر نثار کو دیدی۔
پھر اُلٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کرکے خلعت پہنا۔ جیغہ۔ سرپیچ۔
گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی مالا۔ سپر تلوار گلے
میں ڈال۔ اسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آکر مجرا کیا۔ خلعت کی
نذر دی۔ پھر اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ۔ مجرا کر کھڑے ہو گئے۔ دیکھو!
اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر اُمرا اپنے اپنے رتبے سے نذریں
دے رہے ہیں۔ جواہر خانے میں سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں۔
بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور
معزز امیروں کے سر پر گوشوارہ باندھ دیتے ہیں۔ آداب مجرے ہو رہے
ہیں۔ نقیب چوبدار پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ
بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت!
لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا۔ عرض بیگی پکارا۔ دربار برخاست
کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ نوبتیں

پیادے - دربان - سپاہی - قلّار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لیے کھڑے
ہیں - جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلّار وہی لال لکڑی آنکڑے والی
گردن میں ڈال کھینچکر باہر نکال دیتے ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا
جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر چلا آئے - دربار کی سیر دیکھے - دیکھو!
لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کر کے کہ یہ تیسری آدابگاہ ہے
پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر
کھڑے ہوتے جاتے ہیں - دیکھو! دیوانِ خاص میں فرش و فروش
کیا ہوا ہے باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں - بیچوں بیچ میں سنگِ مرمر کے
ہشت پہلو چبوترے پر تختِ طاؤس لگا ہوا ہے اسکے آگے[1] ولدابتی گیر
کھنچا ہوا ہے - دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے - چاروں طرف تین
تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا - پشت پر تکیہ - آگے تین سیڑھیاں
اوپر بنگلے نما گول چھت محراب دار - اُس پر سونے کی کلسیاں - سامنے
محراب پر دو[2] مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحیاں منہ میں لیے ہوئے
کھڑے ہیں سر سے پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے - بیچ میں
رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے - دو[3] خواص ہما کے مورچھل

[1] ایک قسم کا پلنگ سرپوش جو تکیہ ہے ۱۲

بیٹھیں - پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی یہ پارسائی کا امتحان
ہے - جو پارسا ہوتی ہیں انکا منہ چونے سے نہیں پھٹتا - لو اب صحنک
کھانی شروع کی - الہو! وہ کھیر دہی کماندہ خشکے پر ڈالا اب صحنک دوہرا
رہی ہیں - لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دیے - دسترخوان پر سے
ایک ایک دانہ اٹھا کر کھا گئیں چلمچی میں ہاتھ دھوئے - گل کی چلمچی کا
پانی بھی ایک کنارے ڈالدیا کہ پاؤں تلے نہ آئے بہشتی بی عطر لگایا -
چوڑیوں کے جوڑے چرائی کے روپے لیکر رخصت ہوئیں - لو
صحنک ہو چکی - دربار کی سیر دیکھو +

جشن کا دربار

دیکھو سب امیر امرا نقار خانے کے دروازے پر سے اتر کر پیدل دیوان عام
میں چلے آتے ہیں - یہ پہلی آداب گاہ ہے - دیوان عام میں جالی کے
دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی
کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے
جاتے ہیں یہ دوسری آداب گاہ ہے - الہو! دیوان خاص کے د
لال پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے - مر

ہیروں کے بیچ بند اور نورتن باندھے ہاتھوں میں سُمرنیں۔ دائیں میں
چار۔ بائیں میں تین پہنیں۔ دو سُمرنیں دو دو موتیوں کی۔ دو ایک ایک
موتیوں کی لڑی کی۔ دو زمرد کی ہیں۔ ساتویں سُمرن میں چار بہت بڑے
بڑے موتی۔ اور دو زمرد کے بڑے دانے۔ بیچ میں ایک لعل ہے
یہ سُمرن دائیں ہاتھ میں پہنی۔ اب پوشاک اور جواہر پہن چکے
اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خشکہ اُبل رہا ہے۔ وہی کھانڈ آیا۔ کورے کونڈوں میں خشکہ نکال
وہی کھانڈ اُس پر ڈال۔ ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا
نام بھی نہیں ستھرا سا بہت اُجلا دسترخوان بچھا۔ وہی خشکے کے کونڈے
چُننے کی طشتریاں۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ مسّی اور مہندی کی پڑیاں
لال کاغذ اور کلاوے سے بندھی ہوئیں عطر کی شیشیاں۔ لال لال
اوڑھنیاں ٹھپّے لگی ہوئیں۔ سوا سوا روپیہ چراغی کا۔ سات ترکاریاں
دسترخوان پر چُن دیں۔ بیوی زنیں آئیں۔ پہلے نیاز دی۔ ایک
چھنگلی میں مہندی لگائی۔ لال اوڑھنیاں اوڑھیں صحنک کھانے

بوا۔ خاصے والیوں نے بڑے ۔ گُنگلے ۔ کھنکریاں تل تلا۔ اللہ میاں
کا رحم کچے چاول پیس کھانڈ بالا بڑے بڑے پیڑے بنا قابوں میں لگا۔
کشمیرنوں۔ کہاریوں کے سر پر خوان رکھوا جیگر کے پاس لا کر چن دیے
بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ پکوان سب کو بٹ گیا۔ رتجگا ہو چکا
دربار کی تیاری ہونے لگی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی ۔
دھائیں۔ بادشاہ حمام میں گئے۔ حمام کر کے پوشاک بدلی۔ اور
توشے خانے۔ جواہر خانے والیاں پوشاک اور جواہر لیکر حاضر ہوئیں
تاشا باجا۔ روشن چوکی۔ نوبت خانے والیاں۔ مبارکباد کا باجا بجانے
لگیں۔ دیکھو! نیچے قبا۔ اوپر چار قب پہنا۔ سر پر دستار۔ دستار پر
گوشوارہ۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ تاج شاہی رکھا۔ بڑے بڑے موتیوں کا نَزد
لٹکایا۔ گلے میں موتیوں کا کنٹھا اور ایک موتی مالا ایک سو ایک دانے کی
جس میں ایک ایک دانہ زمرد کا اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس
کے بعد یاقوت کی ہرتیں لگی ہوئی ہیں بیچ میں یاقوت کی
ہے۔ دوسری ترتی بڑے موتیوں کی۔ زمرد کی ہر
[illegible] ہر [illegible] کا ہار پہنا۔ بازوؤں

جوڑوں کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئیں۔ دیکھو ملکۂ دوران اپنے ہاتھ سے
ایک ایک کو جوڑے دیتے ہیں۔ سب سروقد ہو ہوکر جوڑے لیتی ہیں
آداب بجاتی ہیں۔ نذریں دیتی ہیں۔ بس جوڑے بٹ چکے۔ نذریں
ہوچکیں۔ اب دال بھگنے کا وقت آیا +

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ
سے دال کی سات لبیں بھرکر پہلے لگن میں ڈالیں۔ اور بادشاہ اپنے
ہاتھ سے بڑے پیلے کڑھائی میں ڈالیں +

لو اب ملکۂ دوران دال بھگونے چلیں۔ مبارکباد کی نوبت نقارخانے میں
بجانے لگیں۔ آگے آگے روشن چوکی والیاں۔ روشن چوکی۔ تاشے باجے
والیاں تاشہ باجہ بجاتی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔
اردا بیگنیاں۔ خواجہ سرا سے۔ جسولنیاں اور شاہزادیاں۔
بیگمائیں۔ حرم۔ شہریت۔ ناموس۔ چیتی والیاں۔ کامنیں
امیرزادیاں۔ سب اپنے اپنے قرینے۔ اور قاعدے سے ملکۂ دوران
کے تام جھام کے ساتھ ساتھ چلیں۔ رنگ محل میں ملکۂ دوران کی
سواری آئی۔ دیکھو! ڈھیرسی مونگ کی دال چنی پھٹکی۔ اور نلی آ

رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے۔ گہنے ٹیکہ۔ جھومر۔ سراسری۔ نتھ
کیل۔ پتے۔ بالیاں۔ بالے۔ کرن پھول۔ جھمکے۔ کھٹکے۔ جھپکے کے
بالے۔ بجلی کے بالے۔ چھپڑے۔ نگر چودانیاں۔ چاند۔ گلوبند۔ چنپا کلی۔
جگنی۔ گجرے کا توڑا۔ موتیا کا توڑا۔ چھلوں کا توڑا۔ کنٹھی۔ ٹیپ۔ چھلا
دولڑی۔ ست لڑا۔ دھکدھکی۔ ہنیکل۔ چندن ہار۔ کیری۔ زنجیر۔ جوشن
نونگے۔ اِکّے۔ نورتن۔ پہنچ بند۔ مٹھیاں۔ پہونچیاں۔ کنگن۔ موتی پاک
حباب۔ چوہے دنتیاں۔ پٹڑیاں۔ نوگریاں۔ لچھے۔ چوڑیاں۔ جہانگیریاں
کڑے۔ انگوٹھیاں۔ چھلے۔ آرسی۔ توڑے۔ لچھے۔ کڑے۔ جھانجن۔ چوڑیاں
پازیب۔ چوراسی۔ چٹکی چھلے۔ سر سے پاؤں تک سونے موتیوں
میں لدی ہوئیں جوتیاں گھیتلی۔ آنی دار۔ کفش۔ زیرپائی کفش پائی
سلیم شاہی۔ پاؤں میں چھم چھم کرتیں۔ ملکۂ دوران کے پاس حاضر
ہوئیں۔ مجرا کیا اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں (بادشاہ بیگم) ملکۂ دوران نک سے
سک بناؤ سنگار کیے۔ سونے میں پیلی۔ موتیوں میں سفید اپنی
مسند پہ بیٹھی ہیں۔ آگے سنک لگی ہوئی۔ خواجہ سرائے نوکریں
چاکریں۔ لونڈیاں باندیاں ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہیں۔ توشے خانے والیاں

یہ کرشمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہہ مار کے ہنسیں۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں "شاباش بوا۔ تم کو۔ درگور تمہاری صورت۔ تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہاں تیاؤوں لہو خشک ہو گیا"۔

رنجگہ

آج بیوی سے لیکر ماما تک سب نے بناؤ سنگار کیے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ نقشی آروں کی۔ کریپ۔ لاہی پھلکاری۔ گلشن۔ باریٹ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن۔ مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ چیولی۔ رادھانگری کی تہ پوشیاں۔

مصالحہ۔ ٹھپا۔ گوکھرو۔ کرن۔ مرّہ۔ کھجور چھیڑی۔ لہر۔ بیچ بیل۔ چھیڑیاں۔ بند روم کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین۔ مرمرے کی تولی۔ کیڑے کے پر کی تولی۔ موتیوں کی تولی۔ سلمے ستارے کی تولی۔ پکا گوکھرو۔ نئی جان۔ چمپا۔ پیک۔ لیس۔ ولایتی تولی ٹکی ہوئی۔ رنگ گل انار۔ نارنجی۔ گیندئی پستئی۔ سردئی۔ فالسائی عنابی۔ کاکریزی۔ سرمئی۔ اودا۔ نافرمانی۔ گل شفتالو۔ سیبی۔ زعفرانی کوکئی۔ آبی۔ پستئی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گلبی۔ بادامی۔ شربتی

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس میں بڑی
خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگوں کو خلعت۔ انعام اکرام۔ جوڑے با
کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ۔ ٹھئی ٹھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے
ہیں۔ دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔
متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال۔ خمیری روٹی۔
گاؤ دیدہ۔ گاؤ زبان۔ میٹھے سلونے سموسے۔ کباب۔ پنیر۔ قورمہ
سالن بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری۔ پیالیوں میں لگا
آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھاٹا۔ لال لال چوگھڑوں میں رکھ خوانوں
میں لگا۔ پلاؤ۔ متنجن۔ بریانی کے طباقوں پر مانڈے ڈھانک خوانوں
میں لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کشتی کش۔ تورے پوش ڈال۔ بنگیوں
میں بھیج رہے ہیں۔ بائیس خوانوں سے زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہیں
ہوتا۔ جیسی جس کی عزت ہے اتنے ہی خوانوں کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے

جھنڈی لیکر سامنے آتا ہے۔ بادشاہ کو مجرا کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ سواری کوس بھر آئی۔ گھڑیالی۔ گھڑیال۔ ریت کی گھڑی ہاتھ میں لیے۔ وقت پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ ہَودے کا ہاتھی دیکھو۔ کیا خوب صورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے۔ آگے دو ترکش۔ ایک کمان لگی ہوئی۔ پیچھے چاندی کی ڈنڈی میں خم دیا ہوا۔ پھول۔ پتے بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس میں لٹکتا ہے۔ بیچوں بیچ میں اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے۔ ایک جریب پیچھے ملکۂ زمانی۔ اور شاہزادوں کی عماریاں۔ اُنکے پیچھے امیر امراء۔ نواب۔ راجاؤں کی سواریاں۔ ان کے پیچھے سواروں کا رسالہ۔ طبل کا ہاتھی۔ سب سے پیچھے پیسے کا ہاتھی۔ طبل بجتا آتا ہے۔ فقیروں کو پیسا لُٹتا جاتا ہے۔ دیکھو کیا رسان رسان۔ کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے۔ بازاروں کو ٹھوں پہ خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔ جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہیں۔ بادشاہ آنکھوں سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہیں۔ نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے۔ آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو ؛

ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے
اسی کو نیگ ڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے۔ عماری کی دو
برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہ ہی پر سایہ رہے۔ ہاتھی پر بانات
کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی۔ ماتھے پر فولاد کی ڈھال
سونے کے پھول اس میں جڑی ہوئی پڑی ہے۔ فوجدار خاں کے سر پر
دستار۔ دستار پر گوشوارہ کلغی ایک ہاتھ میں گجباگ۔ ایک میں بادشاہ کا
جھنڈا۔ ہاتھی کو ہوستے چلے آتے ہیں۔ نیگ ڈمبر کے بیچ میں بادشاہ بیٹھے
ہوئے ہیں۔ دیکھو سر پر دستار۔ دستار پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ بادشاہی
تاج۔ موتیوں کا طرّہ۔ گلے میں موتیوں کا کنٹھا۔ موتی مالائیں۔ ہیروں کا
ہار۔ بازو پر بھجبند۔ نورتن بڑے بڑے ہیروں کے جڑاؤ۔ ہاتھوں میں
زمرد۔ یاقوت۔ موتیوں کی سمرنیں پہنے ہوئے۔ جھنڈے کا پیچ ہاتھ
میں کس شان و شوکت سے بیٹھے ہیں۔ خواصی میں بادشاہ کا بیٹا
جس کو نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے۔ ہاتھی کے
پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے۔ دربان اس کو ہاتھ سے ناپتا جاتا
ہے۔ اس کو جریب کہتے ہیں جب کوس پورا ہو جاتا ہے تو دربان ایک

چھجا ہے۔ اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں۔
خس خانے کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نا خس کا بنگلہ۔ ویسا ہی چھجا
کلسیاں لگی ہوئیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فراشی پنکھا لگا ہوا۔ پیچھے
پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہیں۔ ہزاروں سے پانی سقے چھڑکتے
آتے ہیں۔ سایہ دار تخت اور نالکی میں چھجے ڈنڈے ہوتے ہیں۔ وہ
ہوادار تخت آیا۔ دیکھو! اسکے بھی چار ڈنڈے ہیں۔ ڈنڈوں پر چاندی
کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے کٹاؤ دار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا۔
بیچ میں مسند تکیہ۔ اغل بغل میں دو تکیے دوہرے کیے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے
اب حقہ تمام توپخانے کا نشان۔ دستی چتر۔ روشن چوکی بجتی ہوئی۔
تامی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی۔ کڑکیت کڑکا کہتے۔ ڈھلیت ڈھال
تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھوں پر بندوقیں رکھے۔ حبشی قتار
چاندی کے شیر دہاں سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے۔ روپے کے
عصے لیے۔ خواص بغیہ بغیہ۔ پگڑیاں ڈوپٹے باندھے۔ مینی ہوئی
چپکنیں پہنے۔ اپنے عہدے لیے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا! وہ نالکی

دیکھو! آگے آگے کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑوں پر سوار ہیں
پیچھے بادشاہی تلنگوں کی پلٹن - اسکے پیچھے پیچھے پلٹنیں ہیں جیسے
چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیاں پہنے - بندوق - توسدان لگائے
ویسے ہی افسر اور باجے والے ہیں - ایک پلٹن کی وردی نجیبوں کی
دوسری کی تلنگوں کی ہے - کالی پلٹن - اگر پلٹن کو دیکھو - سو سو
آدمی کا ایک تمن ہے - ہر تمن میں ایک ایک نشان اور تاشہ - مرفہ -
تری ہے - ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار - اقبازی ہے -
مقیشی توڑے - طرے پگڑیوں پر باندھے - گلے میں کارچوبی پر تلے
ڈالے ہوئے - سپاہیوں کی کمر میں تلواریں - کندھے پر دھا کے -
دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں - تاشہ باجہ بجتا آتا ہے - خاصے
گھوڑوں کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل - گنڈے - پوزی
دمچی - کلغیاں لگی - پٹھوں پر پاکھریں پڑیں - پاؤں میں جھانجن
کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں -
اہاہا!!! سایہ دار تخت کو تو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے -
چاروں طرف شیشے لگے ہوئے - اوپر سنہری بنگلہ کلسیاں - آگے

پھریرا اُڑتا جاتا ہے۔ ریشم کی ڈوریاں۔ کلابتون کے پھندنے لٹکتے
ہیں۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سا را ہے۔ سارے ہاتھی پر
چھایا ہوا ہے۔ اُوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی۔ نیچے
اُوپر سے کارچوبی کام میں لپا ہوا۔ کلابتونی جھالر لٹکتی ہے۔
لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!!
ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک
شیر کا کلہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر سونے کے بنا کر۔
سنہری چوبوں پر لگائے ہیں۔ تامی کے پٹکے۔ قیطونی ڈوریاں۔
پھولوں کے سہرے بندھے ہوئے ہیں۔ اچھی یہ کیا ہیں؟ بھئی کہتے
ہیں کہ بادشاہوں نے جو ملک فتح کئے ہیں۔ یہ ان ملکوں کے نشان
ہیں۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص بادشاہی نشان ہے۔
زنبورخانے کو تو دیکھو۔ آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے۔ پیچھے زنبوروں
کے اونٹ ہیں۔ اونٹوں پر کاٹھیاں کسی ہوئی ہیں۔ آگے بڑی
بڑی جیسے بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں۔ پیچھے
زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں۔ اب پیادوں کی پلٹنیں آئیں

فانوس پر مُہر یوزک

یا مہر صاد ہوتی



(یہ نمونہ ابی اِدے سے بنا ہے)

یا یہ مہر ہوتی ہے؟





(یہ نمونہ ابی ادے سے بنا ہے)

(یہ اصل مہر ہے)

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب "حضرت جہاں پناہ سلامت"
لکھتے ہیں۔ بادشاہ عرضیوں پر شرخی کی قلم سے دستخط کرتے ہیں
"حسب سررشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید۔ میر عدل احوال
دریافتہ بحضورِ عرض رساند"

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں۔ اوہو! بادشاہ سوار
ہوئے۔ چلو سواری دیکھیں۔ ایلو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے کیا تماشی کا

سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہیں۔ دیکھو گھوڑا آگ سے ہرا بھرا ہے۔ کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہیں۔ جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر تے پھرتے ٹھہرتے چلتے ہیں۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگا دی سواری پھر کر آئی دیوان خاص میں بیٹھکر عدالت کا دربار کیا +

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ امیر وزیر بخشی۔ ناظر۔ وکیل۔ میر عدل میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے۔ اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی داد خواہوں کی عرضیاں حضور میں گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہیں۔ دارالانشار سے کسی کے نام شقہ۔ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شقوں میں شاہزادوں کے القاب "نورچشم طال عمرہٗ" عزیز امیروں کو فدوی "خاص" لکھتے ہیں۔ شقوں کی پیشانی پر سرمے کی قلم سے صاد

برابر آگیا۔ بھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ میں لے لیا۔ ایک ٹوکرے
میں آبِ حیات کی صُراحیاں برف میں لگی ہوئیں۔ ایک طرف آگ کی
انگیٹھی۔ کوئلوں کے گل۔ بھبلیہ (خمیرہ) تماکو کہار بہنگی میں لیے ساتھ ساتھ ہیں
گھڑیالی ریت کی گھڑی۔ گھڑیال ہاتھ میں لٹکائے۔ گھڑی پہر بجاتا
جاتا ہے۔ امیر اُمراء تخت کا پایہ پکڑے اپنے رتبے سے چلے جاتے ہیں
کہار پنکھیا آفتابی لیئے۔ حبشی قُلار چاندی کے شیر وہاں سونٹے۔ لال
لال انگرکھے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لیئے گرد پیش تخت رواں کے چلے
جاتے ہیں۔ نقیب۔ چوبدار سونے روپے کے عصا ہاتھوں میں لیئے
آگے آگے پُکارتے جاتے ہیں۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑھاؤ قدم کو جا بجا
جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھلیٹوں کو دیکھو! لال
لال بانات کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیاں۔ ڈوپٹے سر سے باندھے
لال بانات کے غلاف بندوقوں پر چڑھے ہوئے کندھوں پر دھرے
ڈھلیت پیٹھ پر ڈھال۔ کمر میں تلوار۔ لگائے اُنکے آگے گرگیٹ کا کا
کہتے۔ اُنکے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ رومی مخمل کے
غاشیے کارچوبی کام کے پڑے۔ سر پہ کلغیاں چھم چھم کرتے چلے جاتے ہیں

آب حیات مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا۔ چھپر کھٹ لگی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔ پلنگ کے پہرے پر آموجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں امور ہو گئیں۔ حبشی قلار دربان مردے پیادے سپاہی ڈیوڑھیوں پر اپنی اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ہو گئے حکیم۔ طبیب۔ خواص اپنی چوکی میں حاضر ہوئے صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا

روزمرہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہوا خوری کو سوار ہوتے ہیں۔ سواری تیار ہے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب۔ چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا۔ چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے چتر بردار نے۔ ہاتی زیرانداز میں چتر لپیٹ بغل میں مارے۔ دو خواص تخت رواں کے دونو طرف مورچھل لیکر ساتھ ہوئے اور خواص کشتی۔ بقچہ۔ رومال۔ پنی پاک۔ اگالدان اور ضرورت کی چیزیں لیکر چلے۔ جھنڈے بردار جھنڈا لئے تخت رواں

خبردار ہو۔ سپاہیوں نے سلامی اتاری۔ امیر امرا جھروکوں کے
نیچے آ کھڑے ہوئے۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب
کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے۔ اور جہاں جہاں سپاہیوں کے
پہرے ہیں وردیاں بجنے لگیں۔ نقار خانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی
شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی۔ جھاڑ۔ فانوس۔ فتیلہ سوز۔ ایک شاخی
دو شاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پنجیاں۔ مشعل۔ لالٹینیں۔ روشن
ہوئیں۔ چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری
بجتی ہوئی۔ مشعل ساتھ۔ دیوانِ عام۔ دیوانِ خاص میں سے ہو کر۔
جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز۔ وظیفے سے فارغ ہوئے
ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خاں چوکی کے طائفے حاضر ہوئے
ناچ ہونے لگا۔ اپلوا سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی
تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے کھڑی ناچ
رہی ہے۔ دو ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دعائیں۔ پھر اسی طرح خاصے
کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش کیا۔ وہی گھنٹہ بھر پیچھے

صحیح فتیلہ سوز ہے ۔

میں آئے - پلنگ پر بیٹھے۔ جھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آبِ حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں بھرا برف میں لگا ہوا ہے - جھٹ ایک توڑ کی صُراحی نکال۔ مہر لگا - ریلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف میں نکال۔ بادشاہ کو پلایا۔ دیکھو! پیتے وقت سب کھڑے ہو گئے۔ جب پی چکے۔ تو سب نے "مزید حیات" کہا مجرا کیا۔ لیوا وہ دوپہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خوابگاہ کے پردے چھٹ گئے۔ چپی والیاں چپی پر آ بیٹھیں۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی۔ کیا مجال کوئی ہوں تو کر سکے ؛

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہ گیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا۔ ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگوں کی عرض معروض سنی۔ کچھ بات چیت کی اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ دو گھڑی دن رہ گیا۔ جسولنی نے عرض کیا "جہاں پناہ! علیٰ فعلہ تورک برتاب حاضر" حکم ہوا "رخصت"۔ جھروکوں میں آ بیٹھے۔ جسولنی نے آواز دی -

لچیوں کی ڈبیاں - ایک طرف زیر انداز پر لگی ہیں - رومال - زانوپوش دست پاک - بینی پاک ایک طرف رومال خانے والیاں ہاتھوں میں لیئے کھڑی ہیں - جسولنی نے عرض کیا - حضور خاصہ تیّار ہے - بادشاہ اپنی پلنگ پر چوکی کے سامنے آنکر بیٹھے - دائیں طرف ملکۂ دوران اور اور بیگمائیں - بائیں طرف شاہزادے شاہزادیاں بیٹھیں - رومال خانے والیوں نے زانوپوش گھٹنوں پر ڈال دیے - دست پاک آگے رکھدیے خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ - خاصہ کھلانا شروع کیا دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہیں - بیگمائیں شاہزادے شاہزادیاں - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کیئے کھانا کھا رہی ہیں جسکو بادشاہ اپنے ہاتھ سے اُلش مرحمت فرماتے ہیں کیا سروقد کھڑے ہوکر آداب بجا کرلیتا ہے - ایلو! اب بادشاہ خاصہ کھا چکے - دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی اور صندل کی لچیوں سے ہاتھ دھوئے دسترخوان بڑھایا گیا - پلنگ خانے والیوں نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ - ادقچہ کیئے - چادر کس کسا - تکیے - گل تکیے لگا - تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ - رزائی - پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ

ترنج کا مربا کریلے کا مربا زنگترے کا مربا۔ لیموں کا مربا۔ اناس کا مربا
گڑھل کا مربا بادام کا مربا گگرونڈے کا مربا بانس کا مربا۔
ان سب قسموں کے اچار۔ اور کیڑے کا اچار بھی۔ بادام کے نقل۔
پستے کے نقل خشخاش کے نقل سونف کے نقل۔ مٹھائی کے زنگترے
شریفے امرود جامنیں انار وغیرہ اپنے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں
کی ایسی مٹھائی کی بنی ہوئیں۔ حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا۔ گوندکا
حبشی لڈو موتی چور کے مونگ کے بادام کے پستے کے ملائی کے۔
لوزات مونگ کی دودکی پستے کی بادام کی جامن کی رنگترے کی۔
فالسے کی پیٹھے کی شمائی بستہ مغزی امرتی جلیبی برفی۔
پھینی قلاقند موتی پاک دربہشت بالوشاہی اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں قابوں طشتریوں رکابیوں پیالوں
پیالیوں میں قرینے سے چنی گئیں۔ بیچ میں سفلدان رکھدیے
اوپر نعمت خانہ کھڑا کردیا۔ کمیاں دسترخوان بڑھا دیں۔ مشک زعفران
[illegible]ے کی بو سے تمام مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے
[illegible] تکیہ۔ [illegible] چلمچی۔ آفتابہ۔ پیندانی۔ چنبیلی کی کھلی منہ لگا

یخنی پلاؤ - موتی پلاؤ - نور محلی پلاؤ - یخنی پلاؤ - کشمش پلاؤ - نرگسی پلاؤ
ایجاد نور جہاں
زمردی پلاؤ - لال پلاؤ - مزعفر پلاؤ - فالسائی پلاؤ - آبی پلاؤ - سنہری پلاؤ
روپہلی پلاؤ - مرغ پلاؤ - مچھلی پلاؤ - اناناس پلاؤ - کوفتہ پلاؤ - بریانی پلاؤ
چلاؤ - سارے بکرے کا پلاؤ - بونٹ پلاؤ - شولہ - کھچڑی - قبولی
طاہری - ملغن - زردہ مزعفر - سوئیاں - من و سلویٰ - فرنی - کھیر
بادام کی کھیر - کدو کی کھیر - گاجر کی کھیر - کنگنی کی کھیر - یاقوتی - نمش
دودھ کا دلمہ - بادام کا دلمہ - سموسے سلونے میٹھے - شاخیں - کھجلے
تلے - قورمہ - قلیہ - دوپیازہ - ہرن کا قورمہ - مرغ کا قورمہ - مچھلی - بورانی - رائتا
کھیرے کی دوغ - ککڑی کی دوغ - پنیر کی چٹنی - سمنی - آش - دہی بڑے
بینگن کا بھرتا - آلو کا بھرتا - چنے کی دال کا بھرتا - آلو کا دلمہ - بینگن کا دلمہ
کریلوں کا دلمہ - بادشاہ پسند کریلے - بادشاہ پسند دال - سیخ کے کباب
شامی کباب - گولیوں کے کباب - تیتر کے کباب - بٹیر کے کباب -
نکتی کباب - لوزات کے کباب - خطائی کباب - حسینی کباب - روے
کا حلوا - گاجر کا حلوا - کدو کا حلوا - ملائی کا حلوا - بادام کا حلوا
پستے کا حلوا - سنگترے کا حلوا - آم کا مربا - سیب کا مربا - بہی کا مربا

خاصہ

کہاریاں۔ کشمیرنیں وردیں۔ دیکھو! ہنٹا کلیا۔ چھوٹے خاصے۔ بڑے خاصے کے خوان سر پر لیے چلی آتی ہیں۔ خوانوں کا تار لگ رہا ہے ایلو! خاصے والیوں نے پہلے ایک ساٹ گز لمبا۔ تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچوں بیچ میں دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی بچھ گرہ اونچی چوکی لگا۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا۔ خاص خاص کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا۔ خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائیں گے۔ باقی دسترخوان پر بیگماتیں۔ شاہزادے شاہزادیاں کھانا کھائیں گی۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے

کھانوں کے نام

چپاتیاں۔ پھلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی۔ بیسنی روٹی۔ خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ غوصی روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔ گاجر کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ۔ نان گلزار۔ نان قماش۔ نان تنکی۔ بادام کی نان خطائی۔ پستے کی نان خطائی۔ چھوارے کی نان خطائی۔

کہاریاں ہوادار لائیں - بادشاہ سوار ہوئے - دیکھو! اُردا بیگنیاں - مردانے کپڑے پہنے سر پر پگڑی - کمر میں ڈوپٹے باندھے - جریب ہاتھ میں لیے ہوئے - اور حبشنیاں - تُرکنیاں - قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں - خواجہ سرا شور غل کرتے جاتے ہیں - جسولنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لیے پکارتی جاتی ہیں - خبردار ہو - خبردار رہو درگاہ میں سواری آئی - سلام کیا - فاتحہ پڑھی - لو اب سواری پھر کر آئی - بیٹھک میں داخل ہوئی - بادشاہ تکیے پر بیٹھے - ملکۂ دوراں اپنی سوزنی پر - اور سب بیویاں حریں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف بیٹھیں - شاہزادے شاہزادیاں - اور بیگماتیں بائیں طرف بیٹھیں جسولنیاں - خواجے - باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں حکم احکام جاری ہو رہے ہیں - عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں - لو! ڈیڑھ پہر دن چڑھا - خاصے کی داروغہ نے عرض کیا - کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا - جسولنی نے خاصے والیوں کو آواز دی - بیویو خاصہ لاؤ - نعمت خانہ[1] تیار کرو ✣

(بادشاہ کی سہر زبیوی) (گول تکیہ) (طرط)

(۱) کھمیوں کے لیے لکڑی کا کٹہرا کھڑا کرتے تھے اُس پر مہین پردہ ڈالتے تھے

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیاں رومال۔ پاوں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی۔ وظیفہ پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دستبقچہ (گٹھڑی) لیکر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی (پیادہ نی) کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔ جہاں پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا۔ ہوں! یعنی بلاؤ۔ ایلو وہ پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے۔ دوا خانے میں سے تبرید کمخاب کے کسنے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈا تازہ کر۔ کارچوبی زیر انداز بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھدی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا۔

محل کی سواری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ۔ سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں سکھ فرماتے ہیں۔ چمپی والیاں چمپی کر رہی ہیں۔
باہر قصہ خواں بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیاں مامور ہیں۔ (بند ۱۲)
اندر حبشنیاں (قوم ولایت)۔ ترکنیاں (قوم ولایت)۔ قلماقنیاں (قوم ولایت)۔ پہرے دے رہی ہیں۔ باہر حبشی
چوبدار۔ قلار (عہدہ)۔ دربان۔ مردھے (سردار پیادہ)۔ پیادے۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہیں۔ لو اب
چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دھن سے چلی ؁

مہتمم مطبع ارمغان دہلی و اخبار النساء ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۹ء

فہرست مضامین بزم آخر

دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے۔ درحقیقت
واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہیں کا حصہ ہے یا ہمارے
صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب بہادر دام اقبالہ
واجلالہ یادگار حضور مغفور کی زبان بانی کا تصدق۔ اس اخیر بزم میں
حضرت ابو نصر معین الدین اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لیکر ابو ظفر
سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ
کے کل برتاؤ عادتیں رسمیں خانگی معاملات دربار اور سواری
کے قاعدے جشن اور نذروں کے قرینے زنانہ اور مردانہ
میلوں کے رنگ تماشوں کے ڈھنگ تخت نشینی اور مرنے
کی کیفیت وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے۔
چنانچہ مضامین ذیل سے ان کل باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے
چونکہ یہ کتاب مطبع ارمغان دہلی نے ہندوستان کے نامی
رئیسوں خاندانی اور شریف لوگوں کے کتبخانوں میں رکھے
جانے کی غرض اور مختلف امداد وذاتی صرف سے تصنیف اور
جسٹری کرا کر نہایت عمدہ کمال صحت سے چھاپی ہے اسلئے

کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بزرگوں
سے سننے والے آدمی موجود ہیں پھر وہ کہاں اور ہم کہاں ؟
کوئی دن کو یہ ذکر بھی خواب و خیال ہو کر مٹ جائیگا۔لہذا مالکان
مطبع ارمغان دہلی نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم
قدیم جناب والاالقاب صاحب عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا
عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و مبرور شہزادہ دہلی کے
جنہوں نے بچپن سے قلعہ معلے میں ہوش سنبھالا اور شہزادہ
ممدوح کی خدمت میں رہکر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا
اور خود بھی صرف کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک
عرصہ میں یہ سارا سامان مع نقشہ سواری و دربار و نقول مواہیر
وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے
کہ مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھکر ایک ایسی
پراثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اسی
جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے
اگر مجلس کا ذکر ہے تو وہ ہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو

قطعہ

نگو میداز سر بازیچہ حرفے ۔۔۔ کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش ناداں ۔۔۔ بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ ابقا ذاتِ باری کے واسطے مخصوص ہے اور فنا ہمارے لئے ہر دم
موجود ہے اسلئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے جو جو ورق
اُلٹتا جاوے ہم اُسکی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گزشتہ واقعات
کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس لکھتے جائیں تاکہ
ہمیں زمانہ گزشتہ و آیندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا
رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازاں نہ ہوں
بلکہ اُن امور کی اصلاح میں کوشش کریں جنہوں نے پچھلوں کو
کہیں کا نہ رکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید ویسا ہی سلوک کریں
پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہانِ دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کے
طریق معاشرت کا ہو بہو ذکر لکھیں جس کے سننے کو ہماری آیندہ
نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہینگی
تو کچھ بیجا نہیں بلکہ اُنکی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار

بزمِ آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریقِ معاشرت

رباعی

صبحِ عشرت کی شام ہوتی ہے ۔ بزمِ آخر تمام ہوتی ہے
ہاں اجل آج آجو آنا ہے ۔ انجمن اختتام ہوتی ہے

یوں تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب کھاتی رہتی ہے لیکن بعض عبرتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان سے صاحبِ عقل ہوش پکڑتے اور اپنی آئندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اسی سے ہونہار نتیجہ نکالتے ہیں چنانچہ جن کی طبیعتوں میں خدا تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل میں سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہیں بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

بزمِ آخر

یعنے

شہرِ دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریقِ معاشرت

جس میں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہِ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہری و مخفی برتاؤ - عادتیں - رسمیں خانگی معاملات طرزِ معاشرت دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور نذروں کے قرینے



میلوں کے رنگ تماشوں کے ڈھنگ مردوں میں مردوں کی سی بول چال عورتوں میں عورتوں کی سی بات چیت مع تصاویر سواری و دربار درج ہے بارکان مطبع کی طرف سے تصنیف اور رجسٹری ہوکر ۱۸۸۵ء عیسوی

مطبع ارمغان دہلی میں منشی آغا مرزا کے اہتمام سے چھپی